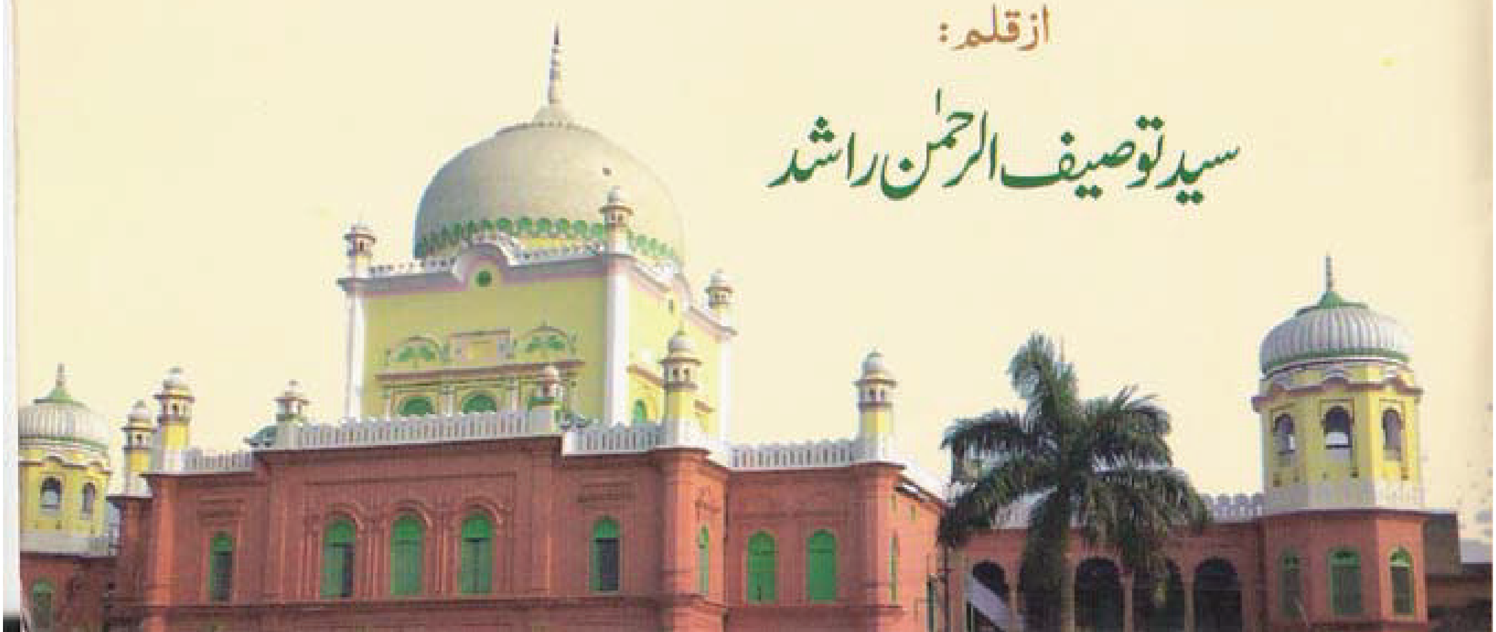


ایک فکر انگیز تحریر

کیا عُلماءِ دیوبند اہلِ سُنّت ہیں؟؟

از قلم:
سید توصیف الرحمٰن راشد



آپ ﷺ کی دعوت کو اپنے دلوں میں محسوس کیا۔ اسی لیے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے بعد میں آنے والے مسلمان صحابہ رضی اللہ عنہم جیسا فہم حاصل نہیں کر سکتے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"یہ امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی اور ایک کے سوا سب دوزخ میں جائیں گے اور وہ ایک (نجات پانے والی) جماعت وہ ہوگی جو اس راستہ پر چلے گی۔ جس پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔" (ابوداود، ترمذی)

معلوم ہوا کہ نجات پانے والی جماعت کا خاص اصول اللہ کی کتاب، اس کے رسول ﷺ کی سنت اور طریق صحابہ رضی اللہ عنہم ہے۔ یہ اصول انہیں دوسرے گمراہ فرقوں سے متمیز کرتا ہے۔

پھر تابعین رحمہ اللہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے بہترین جانشین ثابت ہوئے۔ انہوں نے اپنے بعد آنے والے تبع تابعین اور آئمہ حدیث رحمہ اللہ تک یہ دین بخوبی پہنچایا۔ جب فرقہ بندی شروع ہوئی تو فرمان رسول ﷺ کے مطابق ایک جماعت نبی رحمت ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریق پر جمع رہی۔ انہوں نے اللہ کی رسی کو تھام کر اللہ کے اس فرمان پر عمل کیا۔

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ (آل عمران: ۱۰۳)

"اور اللہ کی رسی کو مل کر مضبوطی سے تھام لو اور فرقے فرقے نہ بنو۔"

جنہوں نے اللہ کی رسی (کتاب اللہ اور سنت رسول) کو تھاما انہیں اہل سنت والجماعت، حدیث، سلفی اور طائفہ منصورہ کہا گیا۔ یہ نام کسی فرقے کے نہیں ہیں۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"مذہب اہل سنت قدیم مذہب ہے جو اس وقت بھی موجود تھا جب صحابہ جنہوں نے اسے نبی رحمت ﷺ سے لیا تھا۔" (منہاج السنہ)

جب بدعات نے جنم لیا تو علماء اہل سنت نے محسوس کیا کہ رسول اکرم ﷺ کے بارے میں دروغ گوئی شروع ہو چکی ہے، تو انہوں نے احادیث کی اسانید چھان اور رجال کی پھٹک شروع کی، امام ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ لوگ اسانید کے بارے میں باز پرس نہیں کیا کرتے تھے، جب فتنے وقوع پذیر ہوئے تو یہ پوچھا جانے لگا کہ اس روایت کے راوی

کون ہیں۔ اگر راوی اہل سنت ہوتے تو روایت قبول کر لی جاتی اور اگر راوی اہل بدعت ہوتے تو قبول نہ کی جاتی۔ (مقدمہ مسلم)

جب اسانید اور رجال کے بارے میں چھان پھٹک شروع ہوئی تو جن علماء اہل سنت نے علم حدیث کا اہتمام کیا وہ اہل حدیث، اصحاب الحدیث اور اہل علم کہلوائے۔

اہل سنت والجماعت کا منہج:

۱: اہل سنت کے عقائد، تصورات، عبادات اور معاملات کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے، کیونکہ اللہ کے کلام سے اوپر کسی کا کلام نہیں اور رسول ﷺ کے طریقے سے اوپر کسی کا طریقہ نہیں ہے۔

۲: اہل سنت کے ہاں محمد رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی شخص بھی معصوم نہیں۔ ائمہ بھی معصوم نہیں ہیں۔ اسی لیے اصل پیشوا محمد عربی کے سوا کوئی نہیں۔ آپ کے سوا ہر کسی کی بات لی اور رد کی جا سکتی ہے۔

۳: اہل سنت کے ہاں دین کے علم میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سب سے بڑھ کر ہیں، چنانچہ ان کے اجماع کی مخالفت جائز نہیں۔ ان کے بعد میں آنے والے اس کے پابند ہیں۔ جن امور میں انہوں نے اجتہادی اختلاف کیا تو بھی حق ان کے اقوال ہی میں ہے۔

۴: اہل سنت کسی قول یا اجتہاد کو قرآن وسنت اور اجماع پر پیش کرنے سے پہلے قبول نہیں کرتے، چاہے وہ کسی کا بھی ہو۔

۵: اہل سنت کسی رائے، عقل، وجدان، کشف یا ذوق کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بات پر ترجیح نہیں دیتے۔

۶: اہل سنت عقائد کے اہم اصولوں پر متفق ہیں۔ یہ اصول ان کے عقائد کی ترجمانی کرتے ہیں۔ جو شخص ان اصولوں سے اختلاف کرتا ہے وہ اہل سنت کے مخالف فرقوں میں چلا جاتا ہے۔

۷: اہل سنت کے ہاں بعض ایسے امور بھی ہیں جن میں ایک سے زیادہ اجتہاد ہو سکتے ہیں،